رمضان کی حقیقت

(۱)

یہ مادی عالم جس طرح مادی نظام اور قانون کا پابند ہے ' خدائے پاک نے عالمِ روحانی میں بھی اسی قسم کا ایک اور نظام ' قانون اور علل و اسباب کا سلسلہ قائم کر رکھا ہے۔ جس یقین کے ساتھ آپ یہ دعویٰ کر سکتے ہیں کہ زہر انسان کے لیے قاتل ہے ' اسی لیے یقین کے ساتھ طبِ روحانی کا واقف کار کہتا ہے کہ گناہ انسان کی روح کو قتل کر دیتا ہے۔ پیغمبر فیضانِ نبوت کے قبول کے لیے اپنی روح میں کس طرح استعداد پیدا کرتا ہے ' دنیا میں کب مبعوث ہوتا ہے ' معجزات کا ظہور اس سے کن اوقات میں ہوتا ہے ' اور اپنے دعویٰ کو وہ کس طرح پیش کرتا ہے ' انکار و مزاحمت پر وہ کیونکر مہاجرۃ الی اللہ کرتا ہے ' اور ان میں سے ہر ایک چیز مرتب اور منظم قواعد کے مطابق بہ ترتیب ظہور میں آتی ہے۔ قرآن مجید میں تیرہ مقام پر "سنتہ اللہ" کا لفظ آیا ہے ' لیکن ان میں زیادہ تر اسی روحانی نظام و ترتیب کی طرف اشارہ ہے۔

فلسفۂ تاریخ جس طرح سیاسی واقعات کی تکرار اور حوادث کے بار بار اعادہ سے اصول اور نتائج تک پہنچ کر ایک عام تاریخی قانون بنا لیتا ہے ' بعینہٖ اسی طرح انبیاء علیہم السلام کے سوانح اور تاریخیں بھی اپنے واقعات کے بار بار اعادہ سے خصائصِ نبوت کا اصولِ قانون ہمارے لیے مرتب کرتی ہیں۔

پیغمبرانہ تاریخ کے ان ہی اصول و قوانین میں سے ایک یہ ہے کہ نبی جب اپنے کمالِ انسانیت کو پہنچ کر فیضانِ نبوت کے قبول اور استعداد کا انتظار کرتا ہے ' تو وہ ایک مدت تک کے لیے عالمِ انسانی سے الگ ہو کر ملکوتی خصائص میں جلوہ گر ہوتا ہے۔ اسی وقت سے اس کے دل و دماغ میں وحیٔ الٰہی کا سرچشمہ موجیں مارنے لگتا ہے۔ کوہِ سینا کا پُر جلال پیغمبر (حضرت موسیٰؑ) جب توراۃ لینے جاتا ہے تو چالیس شبانہ روز بھوکا اور پیاسا رہتا ہے ا۔ کوہ سعیر کا مقدس آنے

والا (حضرت عیسیٰؑ) ، اس سے پہلے کہ اس کے منہ میں انجیل کی زبان گویا ہو ، وہ چالیس روز و شب بھوکا اور پیاسا رہا ہے۔ اسی طرح فاران کا آتشیں شریعت والا پیغمبر (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) نزولِ قرآن سے پہلے پورے ایک مہینہ حراء نامی مکہ کے ایک غار میں ہر قسم کی عبادتوں میں مصروف رہتا ہے ، اور بالآخر اسی اثناء میں ناموس اکبر اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ کا مژدہ جانفزاء لے کر نمودار ہوتا ہے ۳۔

یہ واقعہ کس ماہ مبارک کا تھا؟

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ (البقرۃ ۲ :) رمضان کا وہ مہینہ جس میں قرآن اترا۔

یہ کس شبِ اقدس کی داستان ہے؟

اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ (الدخان ۴۴ : ۳) ہم نے قرآن کو ایک برکت والی رات میں اتارا۔

اس مبارک شب کو ہم کس نام سے جانتے ہیں؟

اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ (القدر - ۱) ہم نے قرآن کو شبِ قدر میں اتارا۔

ان آیتوں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ رمضان وہ مقدس مہینہ ہے جس میں قرآن سب سے پہلی بار دنیا میں نازل ہوا ، اور پیغمبر اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عالم کی رہنمائی اور انسانوں کی دستگیری کے لیے دستور نامۂ الٰہی کا سب سے پہلا صفحہ عنایت کیا گیا۔ قرآن کا حامل اور اس وحی الٰہی کا مہبط ان دنوں ایک غار کے کونے میں یکہ و تنہا بھوکا اور پیاسا ۴ سربہ زانو تھا۔ اس بناء پر اس ماہ مقدس میں بھوکا اور پیاسا رہنا (روزہ) ، کسی عبادت گاہ میں یکہ و تنہا رہنا (اعتکاف) ، نزول وحی کی رات میں (لیلۃ القدر) بیدار و سر بسجود رہنا ، تمام پیروانِ محمدیؐ کے لیے ضروری تھا کہ۔

اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (آل عمران - ۳)

اگر تم خدا کو پیار کرتے ہو تو میری پیروی کرو ، خدا تمہیں پیار کرے گا۔

اس سے واضح ہوتا ہے کہ روزہ ، اعتکاف اور لیلۃ القدر کی حقیقت اسلام میں کیا ہے ، اور رمضانِ مبارک میں روزوں کی تخصیص اسلام میں کس بناء پر ہے۔ اس لیے اس ماہِ اقدس میں بقدرِ امکان ان ہی حالات و جذبات میں متکیف ہونا چاہیے ، جس میں وہ حاملِ قرآن متکیف تھا ، تاکہ وہ دنیا کی ہدایت یابی ، اور رہنمائی کی یادگار تاریخ ہو۔ یہ کیفیات و حالات جن کو قرآن کے